الٰہی سلسلوں کو چوکس اور بیدار رہ کر اجتماعی، اخلاقی اور روحانی زندگی گزارنی چاہئے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶؍دسمبر ۱۹۷۵ء بمقام جلسہ گاہ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیات تلاوت فرمائیں:-

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝
يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا
يَشْعُرُوْنَ ۝ؕ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ ۙ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ
قَالُوْۤا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ
لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ كَمَاۤ
اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا لَقُوا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ
اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ
يَعْمَهُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۠ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ
وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ (البقرہ:۹ تا ۱۷)

پھر حضور انور نے فرمایا:-

اگرچہ ہر نبی کے ساتھ یہی معاملہ رہا ہے لیکن بڑا نمایاں ہو کر ہمارے محبوب آقا

محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت پر ہمیں یہ نظارہ دکھائی دیتا ہے کہ کچھ لوگ تو ایمان لائے سچا اور حقیقی ایمان اور اُنہوں نے اپنی زندگیاں اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیں۔ وہ ہر دم اور ہر آن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آواز پر لبیک کہتے رہے اور اسی میں اپنی عزت سمجھتے رہے اور اسی میں اپنی فلاح پاتے رہے اور اسی کے ذریعہ اُخروی زندگی میں اپنے لئے جنتوں کی تلاش کرتے رہے۔

ایک گروہ تھا جو آپ کی صداقت کا منکر ہوا۔ اس گروہ میں سے آہستہ آہستہ ایمان لا کر کئی لوگ جماعتِ مومنین میں شامل ہوئے یا پھر اپنے اپنے وقت پر اس جہان سے کُوچ کر گئے اور اُن کا معاملہ اللہ تعالیٰ سے جا پڑا۔ جس سلوک کے وہ مستحق تھے وہ اُن سے ہوا ہوگا لیکن چونکہ اُس زندگی سے ہمارا تعلق نہیں اِس لئے یہی کہا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں سے جو وعدہ کیا ہے اس کے مطابق اُن کو یقیناً سزا دی ہوگی۔

ایک تیسرا گروہ جو بڑا نمایاں ہو کر ہمارے سامنے آتا ہے وہ منافقین کا گروہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں جس قسم کا خبیثانہ نفاق پایا جاسکتا ہے اور جس کا ذکر خود قرآن کریم نے کیا ہے اُس کے متعلق یہ سمجھنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد اُمتِ محمدیہ میں ایسا نفاق ظاہر نہیں ہوگا صحیح نہیں ہے۔ اس بات کو عقل تسلیم نہیں کرتی۔ قرآن کریم نے ایک جگہ پر یہ ہدایت کی ہے کہ منافقوں کی سال میں (مَرّۃ او مَرّتین) ایک دو بار آزمائش کرتے رہنا چاہیئے اور اُن کو ٹٹولتے رہنا چاہیئے۔ اس سے بھی بعض اصلاح کر لیتے ہیں اور بعض گند کے اس مقام پر جہاں کھڑے تھے وہاں کھڑے رہتے ہیں یا بعض اس گند میں ترقی کرتے ہیں بہرحال اِلٰہی سلسلوں کو چوکس اور بیدار رہ کر اپنی اجتماعی، اخلاقی اور روحانی زندگی گزارنی چاہیئے۔

اِس وقت مَیں اس سلسلہ میں بعض آیات جن کا مَیں نے انتخاب کیا ہے پڑھوں گا اور ساتھ اُن کا ترجمہ کروں گا۔ ویسے قرآن کریم نے بہت سے دیگر مقامات پر بھی منافقین کا ذکر کیا ہے لیکن اگر وہ آیات بھی میں پڑھنے لگوں تو یہ بہت لمبا مضمون بن جائے گا اس لئے میں نے چند آیات کو منتخب کیا ہے دوست ان کو غور سے سُنیں۔ قرآن عظیم نے ہماری بھلائی اور

ہدایت کے لئے جو باتیں بیان کی ہیں انہیں سمجھنے کی کوشش کریں انہیں یادرکھیں اور ان سے فائدہ اُٹھائیں۔

سورۃ بقرہ کی ابتدا میں تینوں گروہوں کا ذکر ہے تیسرے گروہ کا ذکر وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ سے شروع ہوتا ہے۔ اِن آیات کی مَیں نے آغازِ خطبہ میں تلاوت کی ہے ان کا ترجمہ یہ ہے:۔

’’اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور آنے والے دن پر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ وہ ہرگز ایمان نہیں رکھتے۔ وہ اللہ کو اور اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں دھوکا دینا چاہتے ہیں مگر (واقعہ میں) وہ اپنے سوا کسی کو دھوکا نہیں دیتے لیکن وہ سمجھتے نہیں۔ اُن کے دِلوں میں ایک بیماری تھی پھر اللہ نے اُن کی بیماری کو (اور بھی) بڑھا دیا اور اُنہیں ایک دردناک عذاب پہنچ رہا ہے کیونکہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔ اور جب اُن سے کہا جائے (کہ) زمین میں فساد نہ کرو (فتنہ نہ پیدا کرو) تو کہتے ہیں ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔

(کان کھول کر) سُنو! یہی لوگ بلا شُبہ فساد کرنے والے ہیں۔ مگر وہ (اس حقیقت کو) سمجھتے نہیں اور جب اُنہیں کہا جائے کہ (اسی طرح) ایمان لاؤ جس طرح (دوسرے مخلص) لوگ ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں کہ کیا ہم (اس طرح) ایمان لائیں جس طرح بیوقوف (لوگ) ایمان لائے ہیں۔ یاد رکھو! (یہ جھوٹ بول رہے ہیں) وہ خود ہی بیوقوف ہیں مگر (اس بات کو) جانتے نہیں۔ اور جب وہ اُن لوگوں سے ملیں جو ایمان لائے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو (اس رسول کو) مانتے ہیں اور جب وہ اپنے سرغنوں سے علیحدگی میں ملیں تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم یقیناً تمہارے ساتھ ہیں ہم تو صرف (ان مومنوں سے) ہنسی کر رہے تھے۔ اللہ انہیں (اُن کی) ہنسی کی سزا دے گا اور انہیں اپنی سرکشیوں میں بہکتے ہوئے چھوڑ دے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی کو اختیار کر لیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نہ تو اُنہیں دُنیوی فائدہ پہنچا اور نہ اُنہوں نے ہدایت پائی۔‘‘ (تفسیر صغیر)

پھر اللہ تعالیٰ سورۃ توبہ میں فرماتا ہے:-

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَ
ظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ○

اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ
اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ○ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا
كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ
لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ○

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ
يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ
يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ
وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ○

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ
اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ○

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ
الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ
نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ○

(التوبة: ۴۸، ۵۰، ۵۱، ۵۸، ۶۱، ۶۲، ۶۵، ۶۷، ۶۸)

ترجمہ:- اُنہوں نے اس سے پہلے بھی فتنہ (پیدا کرنا) چاہا تھا اور تیرے لئے حالات کو کئی کئی طرح بدلا تھا یہاں تک کہ حق آ گیا اور اللہ کا فیصلہ ظاہر ہو گیا اور وہ اس فیصلہ کو ناپسند کرتے تھے۔ اگر تجھے کوئی فائدہ پہنچے تو اُن کو بُرا لگتا ہے اور اگر تجھ پر کوئی مصیبت آ جائے تو وہ کہتے ہیں ہم نے تو پہلے ہی سے اپنے پیش آنے والے

دنوں کا انتظام کر لیا تھا اور وہ خوشی کے مارے پیٹھ پھیر کر چلے جاتے ہیں۔ تُو (اُن سے) کہہ دے ہم کو تو وہی پہنچتا ہے جو اللہ نے ہمارے لئے مقرر کر چھوڑا ہے وہ ہمارا کارساز ہے اور مومنوں کو چاہیئے کہ وہ اللہ پر ہی توکل رکھیں۔ اور اُن میں سے کچھ (منافق) ایسے ہیں جو صدقات کے بارے میں تجھ پر الزام لگاتے ہیں اگر ان صدقات میں سے کچھ اُن کو دے دیا جائے تو وہ راضی ہو جاتے ہیں اور اگر ان میں سے انہیں کچھ نہ دیا جائے تو فوراً خفا ہو جاتے ہیں۔اور اُن میں سے بعض ایسے (منافق) بھی ہیں جو نبی کو دُکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ تو (کان ہی) کان ہے تو کہہ دے کہ وہ تمہارے لئے بھلائی سُننے کے کان رکھتا ہے وہ اللہ پر ایمان لاتا ہے اور جو تم میں سے مومن ہوں اُن (کے وعدوں) پر (بھی) یقین رکھتا ہے اور مومنوں کے لئے رحمت کا موجب ہے اور وہ لوگ جو اللہ کے رسول کو دُکھ پہنچاتے ہیں اُن کے لئے دردناک عذاب ہے۔ وہ تمہارے خوش کرنے کے لئے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں حالانکہ اللہ بھی اور اس کا رسول بھی زیادہ حق دار ہیں کہ اُس کو خوش کیا جائے بشرطیکہ یہ (منافق) سچے مومن ہوں۔ اور اگر تو اُن سے پوچھے (کہ تم ایسی باتیں کیوں کرتے ہو) تو وہ ضرور یہی جواب دیں گے ہم تو صرف مذاق اور ہنسی کرتے تھے۔ تو ان کو جواب دیجیئو کہ کیا اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسول سے مذاق اور ہنسی کرتے تھے؟ منافق مرد اور منافق عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ وہ بُری باتوں کا حکم دیتے ہیں اور اچھی باتوں کے خلاف تعلیم دیتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو (خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے) روکتے ہیں۔ اُنہوں نے اللہ کو ترک کر دیا سو اللہ نے بھی ان کو ترک کر دیا۔ منافق یقیناً اطاعت سے نکلنے والے ہیں۔ اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کفار سے جہنم کی آگ کا وعدہ کیا ہے وہ اس میں رہتے چلے جائیں گے۔ وہی ان (کی پوری توجہ کھینچنے) کے لئے کافی ہے (اور اس کے علاوہ) اللہ نے ان کو (اپنی درگاہ سے) دھتکار بھی دیا ہے اور اُن کے لئے ایک قائم رہنے والا عذاب (مقدّر) ہے۔'' (تفسیر صغیر)

پھر غزوۂ احزاب کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا۝ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا۝ وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا۝ (الاحزاب: ۱۱ تا ۱۳)

ترجمہ:- (ہاں! اس وقت کو یاد کرو) جب کہ تمہارے مخالف تمہاری اوپر کی طرف سے بھی (یعنی پہاڑی کی طرف سے بھی) اور نیچے کی طرف سے بھی (یعنی نشیب کی طرف سے بھی) آ گئے تھے اور جب کہ آنکھیں گھبرا کر ٹیڑھی ہو گئی تھیں اور دل دھڑکتے ہوئے حلق تک آ گئے تھے اور تم اللہ کے متعلق مختلف شکوک میں مبتلا ہو گئے تھے۔ اس وقت مومن ایک (بڑے) ابتلا میں ڈال دیئے گئے تھے اور سخت ہلا دیئے گئے تھے اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب کہ منافق اور جن لوگوں کے دلوں میں بیماری تھی کہنے لگ گئے تھے کہ اللہ اور اُس کے رسول نے ہم سے صرف ایک جھوٹا وعدہ کیا تھا۔ (تفسیر صغیر)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۝

(المنٰفقون: ۸، ۹)

ترجمہ:- یہی لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول کے پاس جو لوگ رہتے ہیں اُن پر خرچ نہ کرو، یہاں تک کہ وہ (فاقوں سے تنگ آ کر) بھاگ جائیں حالانکہ آسمان اور زمین کے خزانے اللہ کے پاس ہیں، لیکن منافق (اس حقیقت کو) سمجھتے نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو جو مدینہ کا سب سے

معزز آدمی ہے (یعنی عبداللہ بن ابی بن سلول اپنے زعم میں) وہ مدینہ کے سب سے ذلیل آدمی کو اس سے نکال دے گا۔ اور عزت اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کو ہی حاصل ہے لیکن منافق جانتے نہیں۔ (تفسیر صغیر)

قرآن کریم نے متعدد جگہوں پر مختلف رنگ میں منافقوں کا ذکر کیا ہے ان کی علامتیں بتائی ہیں اور وہ فتنہ پھیلانے کی جو راہیں اختیار کرتے ہیں ان کا ذکر کیا ہے چونکہ قرآن کریم صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہؓ کے لئے نہیں اُترا تھا بلکہ قیامت تک کے انسانوں کے لئے نازل ہوا تھا اور لوگوں کے لئے ہدایت، کامیابی اور فلاح کا ذریعہ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں اور اس کے پیار کو حاصل کرنے کے لئے آیا ہے اِس لئے قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے جن جن مضامین کا ذکر ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اُن مضامین کو ذہن نشین کیا کریں۔ ہم اپنے ماحول میں اور اپنے معاشرہ میں شیطان کے لئے کوئی راہ کھلی نہ رہنے دیں اور جو طریقے قرآن کریم نے بتائے ہیں وہ واضح ہیں البتہ اُن میں یہ طریقہ نہیں ہے کہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لیا جائے بلکہ دُعا کا طریقہ ہے سمجھانے کا طریقہ ہے اور پھر یہ یقین ہے کہ اگر منافق اصلاح نہیں کریں گے تو اُن کو سزا دینا انسان کا کام نہیں۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مَیں اُن کو اِس دُنیا میں بھی سزا دوں گا اور وہ اُخروی زندگی میں جہنم میں جائیں گے۔ یہ خدا کا کام ہے یہ انسان کا کام نہیں ہے لیکن انسان کا یہ کام ہے کہ وہ کسی منافق کو اپنے معاشرہ میں فتنہ پیدا نہ کرنے دے اللہ تعالیٰ ہمیں چوکس رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۳؍اپریل ۱۹۷۶ء صفحہ ۲ تا ۴)

۞۞۞